یقیناً ان ہی محاسن کا احیاء ہماری تمام مشکلات و مصائب کا صحیح علاج ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ان ہی کی بدولت آج بھی مسلمانوں میں وہ جذب و کشش پیدا ہو سکتی ہے جس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل مسلمانوں کو مرجع خاص و عام بنا دیا تھا۔ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر قوم میں انھیں عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور ایک سچے مسلمان کو دیکھ کر عالم انسانی اس حقیقت کو پکار اٹھتا تھا۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	تم وہ بہترین جماعت ہو جو انسانوں کے نفع
تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ	کے لئے پیدا کی گئی۔ بھلائی کا حکم کرتے ہو اور
الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

بلا شبہ مسلمان عالم انسانی کی اصلاحِ اخلاق، رشد و ہدایت، خدمتگذاری اور دادرسی کے لیئے پیدا کیا گیا تھا اور اس امت کے داعی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں یہ شرف اسیئے عطا کیا گیا تھا اور کائنات علوی و سفلی کے مشاہدے اس لئے کرائے گئے تھے کہ آپ کا وجود مسعود ہر ملک اور ہر قوم کے لئے رحمت عالم ثابت ہو اور اس آفتاب رسالت کی نورانی کرنیں نسل و خاندان کے دائروں، عرب و عجم کی حدوں کو توڑ کر کرۂ ارض اور عالم انسانی پر پرتو فگن بن سکیں۔

گویا واقعات شب معراج تفسیر اور تشریح ہیں "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" کی! پس سچے ایمان والے وہ ہو سکتے ہیں جو اپنے عمل اور کردار سے اس دعوت رحمت کو لبیک کہیں اور اُسوۂ نبوی پر عمل پیرا ہو کر اس ہادی اعظم اور داعی حق کے ساتھ اپنی وابستگی واطاعت گذاری کا عملی ثبوت پیش کر سکیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ